پروگرام نمبر : 02 فروری 2023ء

پروگرام

تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

قیادت تربیت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے
اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ (66:7)

تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کرسکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

PROGRAMME No. : 02 February 2023

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع..........................صوبہ..................

بتاریخ:....................بروز.......................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
○ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ○ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْٓ
اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

ترجمہ

اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کر دے خواہ مشرک برا منائیں۔ (سورۃ الصّف 7 تا 10)

20 رفروری : یوم مصلح موعود اور مجلس انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مَیں نے ڈاک میں دیکھا کہ کسی ملک کی انصار اللہ کی تنظیم کا ایک پروگرام تھا کہ ہم نے یوم مصلح موعودؓ پر بڑا وسیع کھیلوں کا پروگرام رکھا ہے اور تھوڑا سا علمی موضوع پر بھی پروگرام ہوگا، اجلاس ہوگا۔ انصار اللہ کا کھیل کود سے کیا کام ہے؟ انصار کو تو چاہئے تھا کہ اپنے عہد کی طرف توجہ کرتے اور ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرتے جن پر چلانے کے لئے مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے راہنمائی فرمائی ہے اور انصار اللہ کی تنظیم قائم فرمائی ہے تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں اور مجھے امید ہے کہ انصار اللہ جس نے یہ پروگرام بنایا ہے...اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے اور آئندہ بھی لوگ اس کی احتیاط کریں گے۔'' (خطبہ جمعہ 20 رفروری 2009ء)

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَّعَادِی!

خدایا! تیرے فضلوں کو کروں یاد		بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ”ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد		بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد“
خبر مجھ کو یہ تُو نے بارہا دی		فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَّعَادِی
مری اولاد سب تیری عطا ہے		ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے		یہی ہیں پنج تن جِن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے، اے میرے ہادی!		فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَّعَادِی
بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا		جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہہ سے اندھیرا		دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی		فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَّعَادِی

(الحکم 10 دسمبر 1901ء)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

درسِ حدیث

مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر کوئی بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے

(بخاری و مسلم)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ (بخاری و مسلم) کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اُسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہوجاتا ہے تو ماں باپ اُسے گرجا میں لے جاکر عیسائی بناتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہیے خود بڑے ہوکر احمدی ہوجائیں گے۔ مَیں کہتا ہوں اگر بچہ کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب تو ہوسکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہوکر احمدیت کے متعلق سُنے تو احمدی ہوجائے لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہ وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اُسے اپنی بات نہیں سُنائیں گے تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گی تو بد پڑیں گی اور وہ بد ہوجائے گا۔ پس اگر آپ لوگ گناہ کا سلسلہ روکنا چاہتے ہیں تو جس طرح سگریشن کیمپ ہوتا ہے اُس طرح بناؤ اور آئندہ اولاد سے گناہ کی بیماری دور کردو۔ تاکہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔

(ماخوذ از منہاج الطّالبین، انوار العلوم جلد 9)

و مجھے کشفی طور پراس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پراس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود!

”پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔“

(سراج منیر، روحانی خزائین جلد 12 صفحہ 36)

”ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔“ (از حاشیہ سراج منیر صفحہ 36)

”میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پراس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پراس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخِ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔ اور یہ اشتہار مورخہ یکم دسمبر 1888ء ہزاروں آدمیوں میں شائع کیا گیا۔ اور اب تک اس میں سے بہت سے اشتہارات میرے پاس موجود ہیں۔“

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 214)

”چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا اور اُس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی اور ابھی ستر (70) دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 227)

”5 دسمبر 1894ء کو میں نے خواب دیکھا کہ اول گویا محمود کے کپڑوں کو آگ لگی ہے اور میں نے بجھا دی ہے اور پھر ایک اور شخص کے آگ لگی ہے اور میں نے بجھا دی ہے اور پھر میرے کپڑوں کو آگ لگا دی ہے اور میں نے اپنے پر پانی ڈال لیا ہے اور آگ بُجھ گئی ہے مگر کچھ سیاہ داغ سا بازو پر نمودار ہے اور خیر ہے۔“

(تذکرہ ایڈیشن چہارم 2004ء صفحہ 222)(ملفوظات جلد 4 صفحہ 444)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

صرف اپنی ذات کی اصلاح تک ہم نے محدود نہیں رہنا،
اپنی اگلی نسلوں کو بھی سنبھالنا ہے، اُن کے دل میں بھی یہ چیز راسخ کرنی ہے!

پس جہاں جہاں بھی احمدی ایک جماعت قائم کر کے اس نظام کا حصہ بنے ہیں وہاں وہ اس بات کی طرف بھی خاص توجہ دیں کہ صرف اپنی ذات کی اصلاح تک ہم نے محدود نہیں رہنا، اپنی اگلی نسلوں کو بھی سنبھالنا ہے، اُن کے دل میں بھی یہ چیز راسخ کرنی ہے کہ تم نے اس نظام کا حصہ بنتے ہوئے اپنے عظیم مقصد کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہراتے ہوئے توحید کا قیام ہے، اُسے کبھی نہیں بھولنا اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔ اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک اس مقصد کو حاصل نہ کر لو۔ اپنی اگلی نسلوں میں یہ روح پھونکنی ہے کہ اس عظیم مقصد کو کبھی مرنے نہیں دینا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا آج دنیا کے ہر کونے میں جماعت احمدیہ کا قیام ہے اور قادیان سے اُٹھنے والی آواز دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے اور اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے میں باوجود نامساعد حالات کے بہت بڑا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ تو جب مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے کرتے ہیں تو اپنے عزم اور اپنے پروگراموں میں ایک ایسی روح پیدا کریں جو آپ کے جذبوں کی نئے سرے سے تجدید کرنے والی ہو اور اُن خواہشات کو بھی سامنے رکھیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائی ہیں۔ اور جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ ہر مسلمان ملک کا رہنے والا احمدی یہ کوشش بھی کرے کہ ہم نے اسلامستان قائم کرنا ہے۔ وہ اسلامستان بنانا ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃٌ للعالمین تھے وہ بنانا چاہتے تھے۔ وہ اسلامستان بنانا ہے جو اپنوں اور غیروں کے حقوق ادا کرتے ہوئے انسانیت کی قدریں قائم کرنے والا ہو تا دنیا کو یہ پتہ چلے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محسنِ انسانیت تھے اور یہی ایک بہت بڑا کام ہے جو ہم نے دنیا کو بتانا ہے، جو اس دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ ہر اسلامی ملک کو ہم نے یہ باور کرانا ہے۔ یہ ہمارا مقصد ہے۔ بارے میں سوچیں گے۔ جب وہ اپنے ملکوں کے اندر بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی فرقوں سے بالا ہو کر سوچیں گے۔ یہ پیغام ہے جو ہم نے ان ملکوں کو بھی دینا ہے۔ آج ہمیں مصر کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے اور شام کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے، لیبیا کے لئے بھی یہ پیغام اُن کے اربابِ حل وعقد کو پہنچانا چاہئے کہ اگر اپنے قبیلوں اور فرقوں کو ہی فوقیت دیتے رہے اور اس کے لئے ظلم کرتے رہے تو خود اپنے ہاتھ سے اپنے ملکوں کو کھوکھلا کرنے والے بنتے رہو گے۔ تمہارے اندر نہ ہی ملکی لحاظ سے اور نہ ہی مسلم اُمّہ کے لحاظ سے کبھی طاقت آئے گی بلکہ کمزوری بڑھتی ہی جائے گی اور غیر تمہیں پھر اپنے پنجے میں لے لیں گے۔ (خطبہ جمعہ 17 فروری 2012ء)

منظوم کلام

محترم مبارک احمد عابد صاحب

اے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ
یاد آکے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ!

سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل 22 فروری 2019ء

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ	بتلا ہی نہیں سکتا میرا فکرِ سخندانہ
ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی	یہ گردشِ روزانہ یہ گردش دورانہ
ڈھونڈیں تو کہاں ڈھونڈیں پائیں تو کہاں پائیں	سلطانِ بیاں تیرا اندازِ خطیبانہ
دکھ درد کے ماروں کو سینے سے لگاتا تھا	تو سوچتا ہی نہ تھا اپنا ہے یا بیگانہ
قدرت نے جنہیں بخشا اک نورِ یقیں محکم	ہائے وہ تیری آنکھیں وہ نرگسِ مستانہ
ہاں علم و عمل میں تھا اک پیکر عظمت تُو	قرآن کا شیدائی اللہ کا دیوانہ
اسلام کی مشعل کو دنیا میں کیا روشن	اور تُو نے اجاگر کی سرگرمیٔ فرزانہ
ہمدم ہے جواں اب بھی ربوہ کی فضاؤں میں	وہ روحِ بزرگانہ وہ شفقتِ پدرانہ
عابدؔ ہے دعا میری محمود کے مقصد کو	دنیا میں ملے جلدی اک نصرتِ شاہانہ
اے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ	یاد آکے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

تقریر: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

حضرت مصلح موعودؓ کی خوشگوار عائلی زندگی

آج خاکسار اس پُررونق مجلس میں حضرت سیدہ مہر آپا بشریٰ بیگم صاحبہؒ حرم سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک مختصر مضمون میں سے کچھ حصہ آج بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ بیان فرماتی ہیں کہ حضورؓ اپنی عائلی زندگی کے ہر شعبہ میں بھی پوری دلچسپی لیتے تھے۔ آپؓ بہت اچھا کھانا پکانا جانتے تھے۔ ایک بار ڈلہوزی میں قیام کے دوران فرمانے لگے کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے، اگر تم پسند کرو تو مَیں تمہیں اپنے ہاتھ سے بریانی پکا کر کھلاؤں۔ پہلے تو مَیں مذاق سمجھی لیکن جب آپؓ نے ساری چیزیں منگوائیں اور نہایت لذیذ ڈش تیار کی تو پھر یقین آیا۔ پھر ہنس ہنس کے بار بار مجھے مخاطب کرتے اور فرماتے کیوں اب میرے پکانے کا یقین آیا یا نہیں۔ اسی طرح مختلف وقتوں میں چار پانچ ڈش پکائے۔ کبھی صرف ہدایت دیتے جاتے اور کام ہم کرتے اور کبھی اصل کام آپؓ خود کرتے اور اوپر کا کام ہم کرتے۔ چنانچہ چند ایک خاص کھانے مَیں نے حضورؓ سے ہی سیکھے ہیں۔

شادی کے بعد پہلی بار جب ہم ڈلہوزی سے قادیان واپس پہنچے تو آپؓ نے مجھے آتشدان میں آگ جلانے کے لئے فرمایا۔ مَیں نے کوئلے سلگانے کی بہتیری کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ خاصی دیر گزر جانے پر آپؓ اپنے کام کو چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے اور مسکراتے ہوئے دیاسلائی مجھ سے لے لی اور لکڑی اور کوئلوں کو خاص ترتیب سے رکھ کر اُن کو دیاسلائی دکھائی تو چند ہی لمحوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ اور حضورؓ نے مسکرا کر فرمایا اسے جادو کہتے ہیں۔ پھر میری شرمندگی کو بھانپ کر فرمایا، کوئی بات نہیں ہے ابتدا میں کام نہیں آیا کرتے، پھر آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

حضورؓ کو ہر موسم میں انجوائے کرنا خوب آتا تھا۔ جب بھی فراغت ہوتی سب اہل خانہ کو اپنے پاس اکٹھا کر کے موسم کے مطابق اہتمام کرتے۔ سردیوں میں گرم کمرہ میں سبز چائے یا کافی، خشک میوہ اور تکّے وغیرہ بنانے کو کہتے۔ بھونے چنے اور مکئی کے دانے بھی بہت مرغوب تھے۔ برسات میں پکوڑوں اور پوڑوں کا اہتمام کرتے۔ گرمیوں میں شربت، آئس کریم اور فالودہ وغیرہ ہوتا۔ خدام کے لئے خاص طور پر ہدایت ہوتی کہ اُن کو بھی محظوظ ہونے کا پوری آزادی سے موقع دیا جائے...

آپؓ کو اعلیٰ قسم کی خوشبو سے ہمیشہ لگاؤ رہا۔ فارغ لمحات میں عطر تیار کرنا آپؓ کا مشغلہ تھا۔ آپؓ کے استعمال کے تمام کمرے خوشبو سے معطر رہتے۔ ایک دفعہ میری بہن ناصرہ کینیڈا سے حضور کے لئے عطر کی چھوٹی سی شیشی کا تحفہ لائیں۔ اتفاقاً آپؓ کو وہ سینٹ بے حد پسند آیا۔ آپؓ نے ناصرہ سے فرمایا کہ اگر مَیں تمہیں بالکل ایسا ہی سینٹ تیار کر دوں تو تم مجھے کیا دو گی؟۔ وہ بے تکلّفی سے کہنے لگی کہ پھر میں اِدھر اُدھر سے سینٹ خریدنا چھوڑ دوں گی اور حضورؓ سے ہی عطر لیا کروں گی۔

آپؓ بہت محظوظ ہوئے اور اسی وقت ویسا سینٹ تیار کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ دو تین دن بوقت فرصت کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ بالکل ویسا ہی سینٹ تیار کر لیا۔ پھر پورے اصرار سے ناصرہ سے قیمت دریافت کی اور فرمایا کہ تم نے یہ شیشی 120/روپے میں خریدی اور ہم نے تمہیں چند پیسوں میں وہی چیز بنا دی۔

حضورؓ دوسروں کے جذبات وخواہشات کا غیر معمولی احترام کرتے تھے۔ ایک بار ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور رائفل کے متعلق بے خیالی میں اپنے شوق کا اظہار کر بیٹھی تو حضورؓ نے یکے بعد دیگرے یہ سب سامان منگوا دیئے۔ رائفل کے نشانہ کی پریکٹس اپنے سامنے کروائی۔ سندھ کے سفروں میں خاص طور پر ہم لوگوں کے لئے سواری کے گھوڑے اور اونٹ منگواتے، اپنے سامنے سوار کراتے اور اپنے سامنے اترواتے۔ جب تک ہم لوگ واپس نہ آجاتے تو برابر انتظار میں رہتے... حضورؓ بہت دلداری اور دلجوئی فرماتے۔ مجھے بوٹنگ، رائیڈنگ اور ڈرائیونگ کا بھی بہت شوق تھا جو پورا کیا...

ایک دفعہ سندھ میں مَیں نے ٹریکٹر چلانے کی خواہش کی اور ایک روز نسیم آباد سے ناصر آباد تک خود اس طرح ٹریکٹر چلاتی ہوئی آئی کہ میرے چچا اور ماموں، ٹریکٹر کے دائیں بائیں چل رہے تھے۔ گھر کے پاس پہنچے تو کسی نے حضورؓ کو بتایا کہ مہر آپا ٹریکٹر چلا رہی ہیں۔ آپؓ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا چلو اچھا ہوا، یہ تو پتہ چل گیا کہ تم کار چلانا آسانی سے سیکھ سکتی ہو۔

ایک دفعہ جب ہم ڈلہوزی سے قادیان پہنچے... گھر کئی ماہ سے بند تھا۔ صفائی، گھر کی سیٹنگ اور سب کے کھانے پینے کا اہتمام کرنا تھا۔ سخت پریشان تھی کیونکہ نوکر فلوکی وبا کا شکار ہو گئے تھے۔ سارے کام بھاگ دوڑ کر کئے اور چار پانچ ڈشز بھی پکا لیں۔ مجھے ڈر تھا کہ پتہ نہیں کسی کو کھانا پسند بھی آتا ہے یا نہیں۔ خدا کا فضل ہوا کہ ہر ایک کو کھانا بہت پسند آیا۔ حضورؓ نے اپنی پسندیدگی کا اظہار اس طرح کیا کہ میری تمام کوفت دُور ہو گئی۔ پھر سارے کام کی تفصیل پوچھی اور تعجب کا اظہار کیا کہ اس قدر تھوڑے وقت میں کیسے تیاری کر لی۔ پھر نصیحت کی کہ اپنے اوپر اس قدر کام کا بوجھ نہ ڈال لینا کہ خود تمہاری صحت پر اثر پڑے۔

حضورؓ غیر معمولی مصروفیت کے باوجود ہمارے اُن کاموں میں ہماری مدد کیا کرتے تھے جن میں ہم اکیلے ہوتے تھے۔ مثلاً کسی وقت غیر متوقع طور پر مہمان آجاتا اور کوئی مددگار نہ ہوتا تو آپؓ فوراً خندہ پیشانی سے ہمارے ساتھ مدد کرتے۔ پہلا خیال یہ غالب ہوتا کہ مہمان کی خاطر مدارات میں تاخیر نہ ہو اور دوسرا بیوی کے آرام اور اُس کے جذبات کا احساس ہوتا۔

حضورؓ غیر معمولی ہمّت وعزم کے مالک تھے۔ ایک دفعہ سندھ کے دورے پر آپؓ کو گاؤٹ کی تکلیف ہو گئی۔ پاؤں متورم تھا اور سلیپر کے اوپر پاؤں رکھ کر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حرارت بھی تھی۔ اپنی اس تکلیف کے باوجود آپؓ نے شارٹ گن بھر کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لی اور جیپ میں بیٹھ گئے۔ قافلہ روانہ ہوا۔ راستہ تسلّی بخش نہیں تھا، شام کا وقت تھا، چوروں لٹیروں کا خطرہ بھی تھا۔

چچا جان نے حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! اس طرح چلنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ آپؓ ہنس پڑے اور فرمایا: شاہ صاحب! ہم مغل ہیں۔

شادی کے ابتدائی ایک دو سال تک مَیں تقریباً ہر دوسرے تیسرے دن اپنی کوٹھی (دارالانوار) جانے کا مطالبہ کرتی۔ دارالمسیح کے چوبارے شہری طرز کے بنے ہوئے تھے اور گھروں میں کھلے صحن نہ تھے اس لئے میری طبیعت گھبرائی گھبرائی رہتی تھی...

حضورؓ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر حالت میں راضی رہتے تھے۔حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ بیمار ہوئے تو حضورؓ کو سخت فکر تھی، دعاؤں اور ادویہ کا خاص اہتمام فرماتے اور خود دیکھنے جاتے۔لیکن جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوگئی اور حضرت نواب صاحب فوت ہوگئے تو حضورؓ اس طرح سکون واطمینان سے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوگئے کہ مجھے حیرت ہوئی۔

ایک بار ڈلہوزی میں قیام کے دوران ہماری ایک بچی بجلی کے کڑکے کی آواز سے اچانک فوت ہوگئی۔آپؓ کو اطلاع ملی کہ بچی کڑاکے کی آواز سے پلنگ کے دوران بیہوش ہوگئی ہے۔آپؓ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے تیز بھاگ پڑے۔سلیپر پہنے ہوئے تھے۔جس جگہ جانا تھا وہ سیدھی چڑھائی تھی جہاں ڈانڈی یا گھوڑے کے سوا چلنا مشکل تھا۔آپؓ کے پیچھے تمام خدام بھاگ رہے تھے لیکن کیا مجال جو آپؓ راستہ میں کہیں ٹھہرے ہوں۔جائے حادثہ پر پہنچ کر بچی کی دیکھ بھال کی لیکن جب ڈاکٹروں نے بچی کی وفات کا بتایا تو آپؓ کمال خاموشی اور سکون سے واپس تشریف لائے۔دل پر بے حد اثر تھا لیکن اگر کوئی کلمہ آپؓ کی زبان مبارک سے نکلا تو یہی تھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضورؓ کی طبیعت میں جہاں انتہائی صفائی ونزاکت تھی وہاں سادگی کی انتہا بھی تھی۔آپ کھدر کے کپڑے اور سوتی لحاف استعمال کرتے۔جب مَیں کہتی کہ عمدہ گرم کپڑے استعمال کیا کریں تو کبھی ہنسی میں ٹال دیتے اور کبھی سنجیدگی سے فرماتے تمہیں پتہ نہیں کہ کھدر گرم ہوتا ہے، تم مجھے فیشن نہ سکھایا کرو۔

ایک دفعہ ڈرائینگ روم کے درمیان میں مَیں نے کافی ٹیبل رکھ دیا۔آپؓ کی نگاہ پڑی تو فرمایا اُسے ہٹاؤ۔مَیں نے کہا کہ فرنیچر کا حصہ ہے اب دیکھئے صوفے اور پردے وغیرہ بھی تو موجود ہیں۔فرمایا پردے تو گرد وغبار اور مکھی وغیرہ سے بچنے کے لئے ضروری ہیں اور جب فرش پر بیٹھے کام کرتے کرتے تکان محسوس ہوتی ہے تو صوفے، کرسی پر کچھ وقت کام کرنے میں سہولت ہوجاتی ہے۔ لیکن اس کافی ٹیبل کی کوئی ضرورت نہیں، اس لئے اس کو ابھی یہاں سے اٹھواؤ چنانچہ وہ اسی وقت اٹھوادیا گیا۔

ایک دفعہ میرے بھائی نسیم جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؓ سے ملاقات کرکے آئے تو چہرہ دمک رہا تھا۔پوچھنے پر بتایا کہ اس ملاقات سے تشنگی بجھی نہیں بلکہ بڑھ گئی ہے۔حضورؒ نے آگے بڑھ کر مجھے دو دفعہ گلے لگایا، پیار کیا اور باوجود شدید تھکے ہوئے ہونے کے حالات دریافت فرمائے اور مشورہ دیا۔لیکن جب حضورؒ نے مجھے گلے لگا کر پیار کیا تو مجھے حضرت مصلح موعودؓ یاد آگئے کہ آپؓ ہمیں اسی طرح بڑھ کر گلے لگایا کرتے تھے اور انتہائی محبت کا اظہار کرتے تھے، آج بڑی مدّت کے بعد پھر وہ پیار ملا تو میری عجیب کیفیت ہوگئی ہے۔ (بحوالہ: روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 رفروری 1999ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ